سوال

(240)زید کہتا ہے کہ اہل قبور کی روح قبر میں باقی رہتی ہے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اہل قبور کی روح قبر میں باقی رہتی ہے۔ اوران کو علم اور شعور رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے دوست اور آشنا وغیرہ کو پہچانتا ہے۔ جس وقت اس کی قبر پر زیارت کو آئیں۔ اوریہاں تک کہ ان کی جوتیوں کی تھپک اوران کی آواز کو سنتا ہے۔ اور علاوہ ازیں جب کوئی پرندہ اس کی قبر پر بیٹھے تو نر اورمادہ میں فرق کر کے پہچان لیتا ہے۔ اوراپنے ثبوت کے لے اس حدیث شریف کو پیش کرتا ہے۔

((عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ان المیت اذا وضع فی قبرہ انه لیسمع قرع نعالھم اذا انصر فوا رواہ مسلم))

''جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے توجب لوگ واپس ہوتے ہیں وہ ان کی جوتیوں کی آواز بھی سنتا ہے۔''

اس کے جواب میں عمرو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

{ومن اضل ممن یدعوامن دون اللہ من ال یستجیب له الی یوم القیامة وھم عن دعائھم جاہلون}

بمصداق اس دلیل مبین کے ان کا سننا اور جاننا غیر ممکن ہے اوروہ ہر گز گز قیامت تک نہیں سنیں گے اور نہ ان کی پکار کو پہنچیں گے۔ پس آپ حضرات کی خدمت مبارکات میں عرض ہے کہ زید اور عمرو کے خیالات کو موافق قرآن وحدیث کے بیان فرما کر طرفین کے شک اور وہم کو رفع کردیں۔ اوراس مسئلہ میں کس طرح اعتقاد رکھنا چاہیے۔ اورخوب واضح طور سے بیان فرمائیں تاکہ یقین کام آجاوے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وحدیث کی رو سے زید کا قول غلط ہے۔ اور عمرو کا قول صحیح ہے۔ اوراس کی وجہ یہ ہے کہ عمرو کے قول کےلیے قرآن وحدیث میں دلیل موجود ہے چنانچہ ایک دلیل وہی آیت: {ومن اضل ممن یدعوامن دون اللہ} ''اوراس سے زیادہ گمراہ کون جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارے۔'' ہے جو عمرو کے قول میں موجود ہے۔ اور زید کے قول کےلیے قرآن اور حدیث میں کوئی دلیل نہیںپائی جاتی۔ باقی رہی یہ حدیث ((ان المیت اذا وضع فی قبرہ الخ)) جو زید نےاپنے قول کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ اس سے اس کا قول ثابت نہیں ہوتا کیونکہ زید کااپنے قول میں پہلا دعویٰ یہ ہے کہ اہل قبور کی روح قبر میں باقی رہتی ہے۔ زید نےاپنے اس قول میں کسی خاص وقت کا ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا اس کا ظاہر مطلب یہی ہے کہ اہل قبور کی روح قبر میں ہمیشہ باقی رہتی ہے حالانکہ حدیث مذکور سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کیونکہ حدیث مذکور میں صرف یہ ذکر ہے کہ جب لوگ میت کو دفن کر کے لوٹتے ہیں۔ تو میت

لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ پس حدیث مذکور سے اگر ثابت ہوگا تو صرف اتنا ثابت ہوگا کہ دفن کر کے لوٹتے وقت قبر میں روح باقی رہتی ہے۔ باقی اور اوقات میں روح کا قبر میں رہنا حدیث مذکور سے ثابت نہیں ہوتا۔ زید کا دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ اہل قبور کو علم و شعور رہتا ہے کہ جس کی وجہ سے زیارت کے وقت وہ اپنے دوست و آشناء وغیرہ کو پہچانتے ہیں۔ اور ان کے جوتوں کی آواز اور ان کی آواز کو سنتے ہیں۔ اس مقام میں بھی زید نے کسی خاص وقت کا ذکر نہیں کیا۔ لہذا یہاں بھی اس دعویٰ کا ظاہر مطلب یہی ہوگا کہ اہل قبور کو ہمیشہ علم و شعور رہتا ہے۔ لیکن یہ دعویٰ بھی حدیث مذکور سے ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ حدیث مذکور میں صرف یہ ذکر ہے کہ جب لوگ میت کو دفن کر کے لوٹتے ہیں۔ تو میت لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اور یہ میت کا سننا اس واسطے ہے کہ صحیح حدیث کے موافق اس وقت مردے کے جسم میں روح آ جاتی ہے۔ سو اس وقت آنے سے ہمیشہ مردے جسم میں روح کا آنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ پس حدیث مذکور سے اگر ثابت ہوگا تو صرف اتنا ثابت ہوگا کہ دفن کر کے لوٹتے وقت میت کو علم و شعور رہتا ہے۔ اور حدیث مذکور سے یہ بات ہر گز ثابت نہیں ہوتی کہ دفن کر کے لوٹنے کے بعد بھی اہل قبور کو علم و شعور رہتا ہے۔ لہذا اہل قبور کو ہمیشہ علم و شعور کا رہنا بھی حدیث مذکور سے ثابت نہیں ہوا۔ پس زید کا دوسرا دعویٰ بھی غلط ہو گیا۔ تیسرا دعویٰ زید کا یہ ہے کہ جب کوئی پرندہ اس کی قبر پر بیٹھتا ہے تو نر اور مادہ میں فرق کر کے پہچان لیتا ہے۔ یہ دعویٰ حدیث مذکور سے بالکل ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ظاہر بات ہے کہ پرندوں میں فرق کر کے پہچاننا بصارت یعنی آنکھ سے دیکھنے کے متعلق ہے حالانکہ حدیث مذکور سے میت کے لیے بصارت کا ہونا نہیں ثابت ہوتا لہذا حدیث مذکور سے میت کا پرندوں میں فرق کر کے پہچان لینا ہر گز ثابت نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ حدیث مذکور سے میت کا پرندوں میں فرق کر کے پہچان لینا ہر گز ثابت نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ زید کا یہ دعویٰ عقلاً بھی باطل ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اپنی زندگی میں بھی اکثر پرندوں کے نر و مادہ میں نہیں فرق کر سکتا تو موت کے بعد کیوں کر ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ زید کا قول بے سند اور خلاف شرع ہے اور عمرو کا قول مدلل اور شرع کے موافق ہے لہذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ زید کے قول سے پرہیز کریں۔ اور عمرو کے قول کو اختیار کریں۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ عبدالحق اعظم گڑھی عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :

... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

{وَمَا اَنتَ بِمُسمِعٍ مَن فِی القُبُورِ} (پارہ ۲۲ سورہ فاطر)

''یعنی نہیں ہے تو سنانے والا ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں۔''

اور فرماتا ہے :

{اِنَّکَ لَا تُسمِعُ المَوتٰی} (پارہ ۲۰ سورہ نمل)

''بے شک تو نہیں سنا سکتا مردوں کو۔''

یہ دونوں آیتیں نص صریح ہیں۔ اس بات پر کہ مردے نہیں سنتے ہیں۔ اور مردے کا سننا جیسا کہ زید کہتا ہے کسی آیت یا کسی حدیث سے ثابت نہیں اور زید کی یہ بات بھی کسی آیت یا حدیث صحیح سے ثابت نہیں کہ قبروں پر جو لوگ زیارت کو آتے ہیں ان کو مردے پہچان لیتے ہیں۔ اور قبروں پر کوئی پرندہ بیٹھتا ہے تو نر اور مادہ میں فرق کر کے پہچان لیتے ہیں۔ اور زید نے اپنے ثبوت کے لیے جو حدیث شریف پیش کی ہے۔ اس سے اس کا مدعا ثابت نہیں ہوتا چونکہ اس زمانہ میں بہت سے عوام و جہاں احناف کا قریب قریب وہی خیال ہے جو زید کا ہے۔ اس لیے یہاں غایۃ الاوطار ترجمۃ در مختار مصنفہ مولوی خرم علی صاحب رحمہ اللہ حنفی سے سماع موتٰی کے متعلق ایک مضمون نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ فتح القدیر میں مذکور ہے کہ میت کو سماع نہیں تو فہم بھی نہیں اور بعد موت کے میت کی قبر کی زیارت ہوتی ہے نہ میت کی۔ اور یہ جو صحیح بخاری میں مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے جنگ بدر کے مقتولوں کی لاشوں کو کنویں میں ڈلوا کر ان سے فرمایا کہ جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا۔ یعنی شکست کفار اس کو تم نے سچا پایا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا آپ مردوں سے کلام کرتے ہیں یا رسول اللہ! تو فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔ اس کا ایک جواب یہ

ہے کہ اس حدیث کی معارض صحیح بخاری میں دوسری حدیث ثابت ہے کہ عائشہ صدیقہ نے اس روایت کو قرآن مجید کی دو آیتوں سے رد کیا اول آیت یہ ہے کہ : { وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ } ''یعنی تو سنا نہیں سکتا ان کو جو قبروں میں ہیں۔'' اور ثانی آیت یہ ہے : { فَاِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى } ''یعنی مقرر تو سنا نہیں سکتا مردوں کو'' اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ کلمہ بطریق ضرب المثل تھا۔ زندوں کی نصیحت کے واسطے، چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ سے منقول ہے کہ قبرستان میں جا کر فرمایا کہ تمہاری عورتوں کے نکاح ہوگئے۔ اور تمہارے مال تقسیم ہوگئے۔ اور تمہارے مکانوں میں اور لوگ ساکن ہوگئے۔ یہ خبر تمہاری ہے ہمارے پاس سو ہماری خبر تمہارے پاس کیا ہے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ تکلم اور سماع موتٰی رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت کی وجہ سے تھا۔ بنا بر اعجاز کے تاکہ کافروں کو حسرت زیادہ ہو اور وہ جو صحیح مسلم میں حدیث مرفوع ہے کہ میت جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب لوگ اس کو دفن کر کے پھرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ابتداء دفن کا یہ سماع فہم مقدمہ ہے جوابدہی سوال منکر اور نکیر کا اس خصوصیت کی یہ وجہ ہے تا اور حدیث اور آیتوں کے مضمون میں اتفاق ہو جائے تعارض نہ باقی رہے اس واسطے کہ دونوں آیتیں عدم سماع موتٰی کے مفید ہیں انتہی کلام الفتح نہر الفائق میں کہا کہ جواب ثالث نہایت خوب جواب ہے یعنی حضرت کا تکلم اور اسماع بطریق معجزہ تھا۔ تو اس عموم سے سماعت موتٰی ثابت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ بنا بر اعجاز کے حضرت سے شجر اور حجر نے بھی کلام کیا ہے حالانکہ شجر اور حجر محل کلام نہیں اور صحیح مسلم کی روایت کے جواب کی تقویت دوسری حدیث صحیح سے ہو سکتی ہے کہ جب منکر اور نکیر مومن سے سوال معقول سنتے ہیں۔ تو اسے سے کہتے ہیں کہ : ((نم کنواۃ العروس)) ''یعنی آرام سے سو جیسے دولہ سوتا ہے۔'' ظاہراً یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ مومن اس عالم سے غافل ہو جاتا ہے جیسے سوتا آدمی غافل ہوتا ہے اور کلام نہیں سنتا۔ بالجملہ ہم لوگ اہل تقلید ہیں پایہ اجتہاد کا نہیں رکھتے پھر جن فقہاء کے ہم مقلد ہیں۔ جب ان کے نصوص سے ثابت ہوا کہ میت کو فہم اور سماع نہیں تو اس میں زیادہ گفتگو اور تفتیش کرنا بے موقع ہے۔ واللہ اعلم انتہی ما فی غایۃ الاوطار صفحہ ۳۸۵ جلد ۲۔

الحاصل میت کے سماع اور شعور کے متعلق زید کا قول کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے لہٰذا اس کا قول غلط و باطل ہے۔ اور آیات مذکورہ بالا سے اور بعض احادیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مردے نہیں سنتے ہیں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے بعض اوقات مردوں کو سنا دے جیسا کہ وہ اپنی قدرت سے شجر و حجر وغیرہ کو سنا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفاء اللہ عنہ۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۴۱۰)

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 05 ص 436-440

محدث فتویٰ